رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

خطبہ نمبر ۶

ٹیلیفون نمبر ۳۹۷۹

لاہور

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۷
ماہوار ۲½

یوم سہ شنبہ

چندہ ممالک بیرون پاکستان سے ۳۰ روپے

۲۶ جمادی الاوّل ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۶ امان ۱۳۳۰ ھش	۶ مارچ ۱۹۵۱ء	نمبر ۵۵

مراقشی ہوں یا ویت نامی پاکستان ہر ملک کے لوگوں کیلئے حقِ خود اختیاری کا حامی ہے (ظفر اللہ خاں)

لیک سکیس ۵ مارچ - مراقش میں فرانسیسی جو مظالم ڈھا رہے ہیں اور جو بکثرت دھکڑ شروع ہے پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے اس پر تبصرہ کیا ہے آپ نے کل ایک بیان میں کہا - پاکستان ہر ملک کے لوگوں کیلئے حق خود اختیاری کا حامی ہے - خواہ وہ لوگ مراقش کے رہنے والے ہوں یا ویت نامی -

لاہور ۵ مارچ - آج لاہور کے تمام کالجوں کے طلبا نے مراقش میں فرانس کی فوجی کارروائیوں کے خلاف ایک بہت بڑا احتجاجی جلوس نکالا - یہ جلوس دیر تک شہر کے بازاروں اور سڑکوں میں گھوم کر فرانس کی فوجی کارروائیوں کے خلاف اور مراقشی عوام کی جدوجہد آزادی کے حق میں نعرے بلند کرتا ہوا گشت کے بعد اسمبلی ہال کے سامنے پہنچا جہاں رشیا اور مشرق بعید کے اقتصادی کمشن کا اجلاس ہو رہا تھا جہاں اس جلوس نے دیر تک احتجاجی مظاہرہ کیا۔

کراچی ۵ مارچ - آج کراچی کے چار اردو روزناموں کے ایڈیٹروں نے اپنے افتتاحی کالموں میں مراقش میں فرانسیسی مظالم کی مذمت کی ہے - واضح ہے کہ کل ۱۶ مدیران جرائد نے ایک مشترکہ بیان میں فرانسیسی اقدامات کی مذمت کی تھی۔

قاہرہ ۵ مارچ - آج مصری کابینہ کے تین گھنٹے کے اجلاس کے بعد وزیر اعظم نحاس پاشا نے ایک بیان میں کہا مراقش میں جو کچھ ہو رہا ہے مصر اس پر آنکھیں بند کر کے بیٹھ نہیں سکتا - کابینہ نے آج ایک یادداشت تیار کی - یہ یادداشت جلد ہی عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کو پیش کی جائے گی۔

قاہرہ ۵ مارچ - مراقش کی قومی تحریک کے مرکزی دفتر کی ایک اطلاع کے مطابق کوہ اطلس کے دامن میں جو بغاوت ہوئی ہے اور فرانسیسی فوجوں سے تصادم ہوئے ان میں ۷ ہزار قوم پرستوں نے شمولیت کی - ان لوگوں پر گولی چلانے کے لئے الجیریا کے جو فوجی دستے بھیجے گئے تھے انہوں نے قوم پرستوں پر گولی چلانے سے انکار کر دیا تھا - اس اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ القطیبہ کے عبداللہ قبیلہ کے ساٹھ افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں - جن میں بعض عورتیں بھی ہیں۔

کراچی ۵ مارچ - پاکستان و ہندوستان کی اطلاعات و نشریات کی مشاورتی کمیٹی کا مشترکہ اجلاس عنقریب کراچی میں ہوگا - پاکستانی وفد کی قیادت پاکستان وزیر اطلاعات و نشریات خواجہ شہاب الدین کریں گے۔

حضور ایدہ اللہ گیارہ مارچ کو ربوہ پہنچیں گے

ناصر آباد (سندھ) ۲ مارچ - حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مراجعت کے متعلق مکرم شیخ مبارک احمد صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری) کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور یہاں سے دس مارچ کی صبح کو روانہ ہو کر گیارہ مارچ کی صبح کو واپس ربوہ پہنچ جائیں گے - انشاء اللہ العزیز - لہٰذا احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۶ مارچ ۱۹۵۱ء کے بعد کوئی ڈاک حضور کے نام ناصر آباد کے پتہ پر روانہ نہ کی جائے۔

ناصر آباد (سندھ) یکم مارچ - بوجہ سردرد آج ظہر تک حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خراب رہی لیکن اب اچھی ہے - احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام کے ساتھ دعا فرمائیں۔

لاہور ۵ مارچ - نواب عبداللہ خاں کی طبیعت چار روز سے زیادہ خراب ہے - ٹمپریچر بدستور رہ رہا ہے - اور کمزوری بہت بڑھ گئی ہے - دل کی حالت نئے حملہ کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئی ہے - احباب موصوف کو بھی صحت کاملہ کیلئے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ڈھاکہ کیلئے ہوائی سروس

لاہور ۵ مارچ - ۱۳ مارچ سے لاہور اور ڈھاکہ کے درمیان اورینٹ ایئرویز کی ایک ڈکوٹہ سروس چلنا شروع کر دے گی - یہ ہوائی جہاز ہر منگل کو چلا کرے گا - اور ڈھاکہ سے ہر بدھ کو لاہور کیلئے چلا کرے گا - یہ ڈکوٹہ سروس اس کنونیئر سروس کے علاوہ ہوگی جو ہر ہفتے میں ایک دفعہ کیلئے ہے۔

مصری کپاس کی کاشت کی تجویز

کراچی ۵ مارچ - حکومت سندھ ۳ لاکھ ایکڑ رقبے پر مصر کے لمبے ریشے کی کپاس کی کاشت کی تجویز پر غور کر رہی ہے - جو علاقہ اس کیلئے تجویز کیا گیا ہے - کہا جاتا ہے کہ اس کی آب و ہوا بالکل مصر اور سوڈان جیسی ہی ہے۔

مفتی اعظم لاہور کے شہری بن گئے

لاہور ۵ مارچ - کل ایک پر شکوہ تقریب میں لاہور کے میئر ملک شوکت علی نے مفتی اعظم فلسطین الحاج امین الحسینی کو لاہور کے شہری ہونے کے اعزاز سے سرفراز کرنے کا اعلان کیا - اس اعزاز کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مفتی اعظم پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کی دعا مانگتے ہوئے لاہور کی سطوت پارینہ کو سراہا اور اسے پاکستان کے خوبصورت ترین شہر کے نام سے موسوم کیا۔

ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں نئے ٹیکس

مظفر آباد ۵ مارچ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں شیخ عبداللہ کی حکومت نے کسانوں اور زمینداروں پر ٹیکسوں کا مزید بار ڈال دیا ہے - یہ ٹیکس آٹھ آنہ سے لے کر پانچ روپے فی کس تک ہیں جو دروازوں اور مختلف قسم کے مواشی پر لگائے گئے ہیں۔

نو مسلم لیگی ارکان مسلم لیگ جماعت سے نکال دیئے گئے

مسلم لیگی امیدواروں کے خلاف کاغذات نامزدگی داخل کرنے کا شاخسانہ

لاہور ۵ مارچ - پنجاب پراونشل مسلم لیگ صدر نے ۹ مسلم لیگی ارکان کو صوبائی تنظیم سے پانچ سال کے لئے نکال دیا ہے - ان پر جماعت کے آئین کی خلاف ورزی کرنے کا الزام ہے کہ انہوں نے ٹکٹ نہ ملنے پر دوسرے مسلم لیگی امیدواروں کے خلاف پنجاب کے انتخابات کے سلسلے میں کاغذات نامزدگی داخل کر دیئے ہیں - ان اصحاب کے نام یہ ہیں:-

مقبول بخاری - تصدق حسین - سردار محمد - عبدالحکیم - مہر خدا بخش - شہاب الدین مظفر احمد - شریف عثمانی اور محمد شفیع - اس حکم کے خلاف اپیل پاکستان مسلم لیگ کے صدر کے پاس ہو سکتی ہے۔

دمشق ۵ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ حکومت کا ایک نمائندہ عرب ممالک سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کیلئے جلد ہی عرب ممالک کے دارالحکومتوں کا معائنہ کرے گی۔

برآمد کا اثر ملکی ضرورتوں پر نہیں پڑیگا

کراچی ۵ مارچ - آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں وزیر خوراک پاکستان نے بتایا کہ اس سال جو اناج ہندوستان کو روانہ کیا جائیگا وہ حکومت کے پاس پہلے ہی سے فالتو ہے - جو اناج اگلے سال میں جو بھیجا جائے گا وہ بھی فالتو سٹاک ہی سے بھیجا جائیگا - لہٰذا اناج کی برآمد کا اثر ملک کی اپنی ضرورتوں پر ہرگز نہ پڑیگا - آپ نے یہ بھی بتایا کہ برآمد کا کام حکومت خود انجام دے گی تا کہ پبلک مارکیٹ اور ذخیرہ اندوز ناجائز فائدہ حاصل نہ کر سکیں - آپ نے اس امر کا بھی انکشاف کیا کہ ناجائز طور پر اناج باہر بھیجنے والوں کی روک تھام کیلئے مغربی پاکستان میں مشرقی پاکستان والا قانون نافذ کر دیا جائیگا۔

نزدیک و دور سے

(سٹار نیوز ایجنسی)

ایتھنز ۵ مارچ - یونانی فوج کی موجودہ طاقت ایک لاکھ ۳۰ ہزار سے بڑھا کر ۲ لاکھ ۵۰ ہزار کرنے کا ارادہ کر رہا ہے - کوشش کی جائے گی کہ یہاں کی فوج کا رابطہ ترکی اور یوگوسلاوی فوج سے بھی قائم رکھا جا سکے - تاکہ اگر روس حملہ آور ہو تو تینوں کی مشترکہ طاقت ۷۰ ڈویژنوں پر مشتمل ہو۔

لیک سکیس - ۵ مارچ - امریکہ نے سوویٹ یونین کو چیلنج دیا ہے کہ وہ اس کی اجازت دے کر اقوام متحدہ کا ایک کمیشن اس کی فوجی طاقت غیر ایٹمی اسلحہ کا اندازہ لگائے - اس کے علاوہ واشنگٹن اس کے لئے تیار ہے کہ امریکہ کی فوجی طاقت کا بھی ایسا ہی اندازہ لگایا جائے۔

لنڈن - ۵ مارچ - یہاں آج ماہرین کی ایک کانفرنس شمالی اور جنوبی روڈیشیا اور نیاسالینڈ کو ملا کر وسطی افریقہ میں ایک نئے برطانوی ڈومینین کے قیام کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔

ڈربن ۵ مارچ - اس وقت ڈربن اور گرد و نواح کے علاقے میں ہندوستانیوں کی ۲۸۹ بسیں چلتی ہیں جن پر ۳ کروڑ ۹۰ لاکھ مسافروں کی مجموعی تعداد ہر سال سفر کرتی ہے۔

کیپ ٹاؤن ۵ مارچ - جنوبی افریقہ کے پارلیمان میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ یونین کی حکومت کو ہندوستان یا پاکستان سے گذرنے والے جنوب افریقی شہریوں کے ساتھ سلوک کے متعلق کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر - بی اے - ایل - ایل - بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۶؍ مارچ ۱۹۵۱ء

طریقوں کے فروعی اختلافات نہیں بلکہ تقوی ضروری ہے

(۱)

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ہر کام میں عدل وانصاف کو ملحوظ رکھنے کی بہت تاکید فرمائی ہے حقیقت یہ ہے کہ انسانی زندگی کو عدل وانصاف کی بنیادوں پر قائم کرنا ہی دراصل اسلام کا کام ہے۔ ہر معاملہ میں ہر لمحۂ عمل میں ہر مقام اور زندگی کے ہر پہلو میں عدل و انصاف برتنا ہی وہ منزل مقصود ہے۔ جس کی طرف تمام اخلاقی قدریں راہ نمائی کرتی ہیں۔ اگر انسان صرف اسی ایک چیز کو پیش نظر رکھ کر اپنے افعال کا جائزہ لینا شروع کر دے۔ اور ہر وقت اپنے افعال کو عدل و انصاف کے ترازو میں تولتا رہے تو یقیناً وہ اس مقام سعادت کو جلد پا لیتا ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے اس امتحان گاہ میں بھیجا ہے۔

یہ تو عام اصول ہے کسی نظام میں جب تک وہ لوگ جو اس کے مختلف مدارج پر نظام کو چلانے کے لئے متعین کئے گئے ہوں، اگر اپنے اپنے درجہ کے لحاظ سے عدل وانصاف سے کام نہ لیں گے۔ تو یقیناً ایسا نظام وہ مقاصد پورے نہیں کر سکے گا۔ جس کے لئے وہ معرض وجود میں لایا گیا ہے۔ حکومت کے محکمے ہوں یا پرائیوٹ ادارے جہاں بھی کوئی شخص کام کر رہا ہے۔ اس کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنے معمولی فرائض کو ہی صرف دیانتداری سے سرانجام نہ دے۔ بلکہ اس مقام کے لحاظ سے جس پر وہ بٹھایا گیا ہے۔ جتنے بھی معاملات اس کو درپیش ہوں ہر معاملہ میں عدل وانصاف کو پیش نظر رکھے۔ اور اپنی پوزیشن کا ناجائز فائدہ اٹھا کر ماتحتوں ہمسروں یا افسران بالا کے حقوق کو نقصان نہ پہونچائے۔ اور نہ کسی کی ناجائز جانبداری کرے

یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ملک میں اکثر عدل وانصاف کے ان اصولوں کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ اور عام طور پر عدل و انصاف کو چھوڑ کر دوستی رشتہ داری اور اسی قسم کے تعلقات کی بناء پر جنبہ داری کو معیوب نہیں سمجھا جاتا۔ بے شک یہ انسانی کمزوری ہے۔ کہ وہ جذبات سے جلد متاثر ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کمزوری پر قابو پاتا ہی تو اصلاح نفس کہلاتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض افسر اپنے کسی ماتحت کی طرف سے ذرا خوشامدانہ رجحان دیکھتے ہیں۔ تو جھٹ اس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے لئے دوسروں سے بے انصافی تک کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور ایسا عموماً نامعلوم طور پر ہو جاتا ہے۔ اور یہ واقعی بڑی ہمت کا کام ہے کہ انسان ایسے نامعلوم غلط احساسات سے اپنے تئیں بچا سکے۔

ہمارے حکومتی محکموں میں یہ مرض لاعلاج حد تک بڑھ گیا ہوا ہے۔ شائد ساری دنیا میں یہ مرض پھیلا ہوا ہے لیکن ہمارے ملک میں یہ کچھ زیادہ ہی بڑھ گیا ہے۔

(۲)

ہمارے ملک کی سیاسیات پر بھی یہ مرض چھایا ہوا ہے۔ یہاں لوگ اصولوں کے لئے نہیں بلکہ جنبہ داری اور ذاتی انتفاع کے لئے بہم دست وگریبان نظر آتے ہیں۔ بے شک ہر ملک میں خواہ وہ کتنا بھی مہذب ہو اس کا تھوڑا بہت اثر ضرور ہے۔ مگر ہمارے ملک کی سیاست کا تانا بانا ہی اسی ریشہ کا بنا ہے۔ آجکل انتخابات کا موسم ہے۔ یہ چیز آپ نمایاں طور پر محسوس کریں گے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ طریق انتخاب بدلنا چاہیئے اور خود ساختہ مثلاً پنچایت وغیرہ کے طریق کو اسلامی طریق تک موسوم کر کے پیش کر رہے ہیں۔ حالانکہ نہ تو موجودہ طریق اسلامی یا غیر اسلامی ہے اور نہ پنچایت کا طریق۔ اسلام طریقوں کے ایسے فروعی اختلافات کو نظر انداز کرتا ہے۔ اس کے نزدیک اصل چیز تقویٰ ہے۔ موجودہ طریق کو امیدواری کا طریق کہہ کر بدنام کیا جاتا ہے۔ حالانکہ موجودہ طریق بھی امیدواری کا طریق نہیں ہے۔ لیکن چونکہ تقویٰ کی کمی ہے۔ اس طریق کو تو امیدواری کا طریق کہہ کر لادینی سمجھ لیا گیا ہے۔ اور پنچایت کے خود ساختہ طریق کو اسلامی۔

مودودی صاحب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض حدیثیں جن میں ذکر ہے کہ عہدے کی تمنا کرنے والے کو عہدہ نہیں ملنا چاہیئے۔ غلط طور پر پیش کر کے عوام کو فریب دے رہے ہیں۔ اور یہ فریب اسی لئے ممکن ہوا ہے۔ کہ اکثر یہاں انتخابات اصولوں پر نہیں بلکہ ذاتیات کی بناء پر لڑے جاتے ہیں۔ جو دراصل حقیقی بیماری ہے۔ جس کا علاج کرنا چاہیئے۔

اگر کوئی اصولی جماعت ٹکٹ دیتی ہے۔ یا ایمانداری کے کاغذوں پر دستخط کرنے والوں کی پنچائت سے امیدوار منتخب کراتی ہے۔ تو عملاً فرق دونوں طریقوں سے کوئی نہیں پڑتا۔ ایمانداری کے کاغذوں پر دستخط کرنے والے اگر دل سے بے ایمان ہوں اور تقوےٰ سے عاری ہوں تو غلط آدمی کو منتخب کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ٹکٹ دینے والی اصولی جماعت بہترین ارکان کا انتخاب کر سکتی ہے۔ بلکہ اس کا زیادہ احتمال ہے۔ کیونکہ ٹکٹ دینے والا بورڈ اپنے اصولوں کو خوب سمجھتا ہے۔ چونکہ وہ ماہرین سیاست پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اپنی جماعت کے اصولوں کے مطابق بہترین لوگوں کو انتخاب کرے گا مگر عوامی پنچائتیں سخت غلطی کھا سکتی ہیں بلکہ غلطی کا ان سے زیادہ احتمال ہے۔ کیونکہ پنچائت کے ارکان ماہرین سیاست اور صاحب رائے نہیں ہوتے۔ صحیح بات یہی ہے کہ مختلف فروعی طریقوں میں فرق نہیں بلکہ عمل میں فرق ہے۔ یعنی تقوےٰ سے کام لیا گیا ہے یا نہیں۔ اس لئے اسلام نے صرف تقوےٰ کو ترجیح دی ہے۔ کوئی خاص طریقہ متعین نہیں کیا جیسا کہ خلفائے راشدین کے تقرر کے مختلف طریقوں سے ثابت ہوتا ہے۔

اس لئے مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ ہم نے پنچائتیں بنا کر اسلامی طریقہ اختیار کیا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر عمل کیا ہے کھلا فریب ہے جو وہ اسلام کے نام پر دے رہے ہیں۔

سیاست کا مرض بھی بہت بڑا مرض ہے۔ داعیان حق کا طریق کار یہ ہوتا ہے کہ نئے نئے طریقے خود ایجاد کر کے ان کو اسلامیت کا خول پہنایا جائے۔ بلکہ ان کا طریق کار یہ ہوتا ہے کہ عوام میں تقوےٰ کی روح پیدا کرے۔ تقوےٰ ہر عمل میں تقوےٰ۔

اصل بیماری جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا ہے خدمات میں وہ اخلاقی کمزوریاں ہیں جو ہمارے ملک کی ذہنیتوں میں رچ گئی ہوئی ہیں۔ جن کی بنیاد عدل وانصاف کی روح کی کمی ہے۔ جب تک ہمارے حکومتی محکموں میں کام کرنے والے خواہ وہ کلرک ہوں یا افسر خواہ منتخب ارکان اسمبلی ہوں یا نامزد جب تک اپنی فطرتوں میں عدل وانصاف کی روح زندہ نہیں کریں گے۔ ہمارے ملک کا خدماتی معیار بلند نہیں ہو سکتا۔ محض طریقے بدلنے سے اور ان کو اپنی طرف سے اسلامی لیبلوں سے مزین کرنے سے یہ روح پیدا نہیں ہو سکتی۔

خان محمد عبداللہ خان صاحب کی علالت اور دعائے خاص کی درخواست

غیر ممکن کو جو ممکن سے بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

میرے والد بزرگوار خان محمد عبداللہ خان صاحب کی علالت پر دو سال سے بھی زائد عرصہ گزر چکا ہے اکثر ہمارے احباب دریافت فرماتے رہتے ہیں کہ اب ابا جان کی حالت کیسی ہے؟ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مجمل طور پر الفضل کے ذریعہ سے احباب کو مطلع کر دوں کہ اخبار الفضل میں ان کی حالت کے متعلق جو روزانہ خبر شائع ہوتی ہے۔ اس میں دراصل گزشتہ چند روز کے مقابل پر ان کی نسبتی حالت درج ہوتی ہے۔

دراصل حالت یہ ہے کہ لاہور کے چوٹی کے ڈاکٹر ابا جان کی کامل شفایابی کو مشکل سمجھتے ہیں۔ اور ظاہرہ اسباب کے پیش نظر ان کی یہی رائے ہے کہ موجودہ اور آج تک کے علاج معالجہ نے ہی ان کی زندگی کو قائم رکھا ہوا ہے۔

ابا جان کو چارپائی پر پڑے ہوئے دو سال گزر چکے ہیں۔ اس عرصہ میں سہارا دے کر گاہے بگاہے بٹھلانے کی اجازت تھی۔ اب اس کی بھی اجازت نہیں ہے۔ جب طبیعت اچھی ہوتی ہے تو ابا جان باتیں بھی کر لیتے ہیں۔ اور اس وقت بشاشت بھی ہوتی ہے۔ لیکن دوسری صورت میں بات بھی نہیں کر سکتے۔ پسینے چھوٹتے رہتے ہیں سانس رکنے لگ جاتا ہے۔ اعضاء شکنی وغیرہ کے عارضے لاحق ہو جاتے ہیں۔ اور یہ عالت ہمیشہ گھبرا دینے والی ہوتی ہے۔

ڈاکٹر صاحبان کی جس رائے کا میں نے ذکر کیا ہے۔ وہ ہمارے لئے نئی نہیں۔ بلکہ دو سال قبل جب حملہ ہوا تھا تو اس وقت بھی بعض معالج یہی کہہ رہے تھے کہ مریض کا بچنا ناممکن ہے مگر ہمارے لئے اس وقت بھی دعا کا سہارا تھا اور اب بھی یہی سہارا ہے۔ آخر میرے چچا میاں عبدالرحیم خان صاحب کی معجزانہ شفایابی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں سے ہی ظاہر ہو چکی ہے۔ سو میں تمام احمدی احباب سے دردمندانہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ ابا جان کی کامل شفایابی کے لئے تواتر کے ساتھ خاص طور پر دعا کریں اور یہ بھی دعا فرمائیں کہ مولےٰ کریم ہمارے اندر بھی نیک تبدیلی کرے کہ ہم اپنے زندہ خدا کی زندہ طاقتوں سے کبھی بھی مایوس نہ ہوں۔ طالب دعا۔ عباس احمد خان رتن باغ لاہور

خطبہ جمعہ خطبہ نمبر ۶

اسلام یہ چاہتا ہے کہ انسان تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد خدا کا نام ضرور لیا کرے

سفر کی نمازوں کے متعلق قصر کا لفظ غلط طور پر استعمال ہوتا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم ستمبر ۱۹۵۰ء بمقام حیدر آباد (سندھ)

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

چونکہ مجھے کھانسی کی سخت تکلیف ہے۔ اس لئے میں خطبہ بھی مختصر کروں گا۔ اور چونکہ میں سفر پر ہوں اور نمازیوں کی اکثریت بھی مسافر ہے۔ اس لئے میں نماز بھی جمع کرکے پڑھاؤں گا پہلے جمعہ کی نماز ہوگی۔ اور پھر اس کے بعد عصر کی نماز۔ عصر کی نماز ہم قصر کریں گے لیکن جو مقامی لوگ ہیں۔ اُن کو چاہیئے کہ جب میں عصر کی نماز کا سلام پھیروں تو وہ کھڑے ہوکر اپنی باقی رکعتیں پوری کرلیں۔ کیونکہ اُن پر چار رکعت فرض ہیں۔ اور ہم پر دو رکعت فرض ہیں۔ اور چونکہ میں نے آج اختصار کے ساتھ خطبہ پڑھنا ہے۔ اور قصر نماز کا ذکر آگیا ہے اس لئے میں خطبہ میں بھی اس مسئلہ کو لے لیتا ہوں۔

ہمارے ہاں سفر کی نمازوں کے متعلق قصر کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے یہ درحقیقت

ایک غلط محاورہ

ہے جو استعمال ہو رہا ہے۔ قصر کے معنی چھوٹا کرنے کے ہیں اور حقیقت یہ ہے۔ کہ سفر میں نماز قصر نہیں ہوتی بلکہ حضر میں جب انسان اپنے گھر پر موجود ہو نماز زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ احادیث اور تاریخ سے ثابت ہے کہ پہلے نماز کی دو ہی رکعت نماز ہوتی تھی۔ بعد میں دو کی بجائے چار رکعتیں کردی گئیں۔ یعنی ظہر۔ عصر اور عشاء کی نمازوں میں دو دو رکعتیں بڑھا دی گئیں۔ صبح کی نماز اُسی طرح رہی اس طرح مغرب کی نماز بھی اُسی طرح رہی۔ پس قصر کا سوال درحقیقت سفر کے ساتھ پیدا ہی نہیں ہوتا۔ کیونکہ جتنی نماز پہلے پڑھی جاتی تھی۔ سفر میں اتنی ہی پڑھی جاتی ہے۔ لیکن جو لوگ اپنے گھروں میں مقیم ہوں۔ اُن کو دوگنی پڑھنی پڑتی ہے۔

قرآن کریم میں جو قصر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ وہ سفر کی نمازوں کے متعلق نہیں۔ لیکن مسلمانوں نے اپنی غلطی سے اُسے سفر کی نمازوں کے متعلق سمجھ لیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں قصر کے معاملہ میں غلط فہمی ہوئی اور وہ غلط راستہ پر جا پڑے قرآن کریم میں آتا ہے کہ اگر تمہیں خوف ہو تو تم نمازوں کو قصر کر سکتے ہو اس سے مسلمانوں نے یہ سمجھ لیا۔ کہ اگر امن ہو۔ تو پھر مسافر کیلئے قصر کرنا جائز نہیں حالانکہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ سفر میں اُتنی ہی نماز پڑھی جاتی ہے۔ جتنی پہلے پڑھی جاتی تھی البتہ حضر میں وہ دوگنی کردی گئی ہے۔ یہ نہیں کہ پہلے چار چار رکعتیں ہوا کرتی تھیں۔ اور پھر سفر میں دو دو کردی گئیں بلکہ پہلے

دو رکعت نماز

ہی ہوا کرتی تھی۔ پھر سفر میں تو دو رکعتیں ہی رہ گئیں اور حضر میں چار کردی گئیں۔ باقی قرآن کریم میں جس قصر کا ذکر آتا ہے وہ اور ہے اور اس کا سفر کی نمازوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ نماز کے متعلق ہماری شریعت نے یہ ہدایت دی ہے۔ کہ اُسے آہستہ آہستہ اطمینان اور سکون کے ساتھ ادا کیا جائے۔ احادیث میں آتا ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ کہ ایک شخص آیا اور اُس نے جلدی جلدی نماز پڑھی اور سلام پھیر دیا جب وہ نماز پڑھ چکا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے شخص تیری نماز نہیں ہوئی۔ تو پھر نماز پڑھ کر اس پر اُس نے دوبارہ نماز پڑھی جب وہ نماز سے فارغ ہوا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ اے شخص تیری نماز نہیں ہوئی تو پھر نماز پڑھ اُس نے پھر نماز پڑھی۔ مگر جب وہ تیسری مرتبہ فارغ ہوا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا اے شخص تیری نماز نہیں ہوئی تو پھر نماز پڑھ۔ اس پر اُس نے کہا یا رسول اللہ مجھے تو ایسی ہی نماز پڑھنی آتی ہے۔ اگر نماز پڑھنے کا کوئی اور طریق ہو تو آپ بتا دیں تاکہ میں اُس طرح نماز پڑھوں آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھو تو

آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو

جلدی جلدی نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اللہ اکبر کہہ کر کھڑے ہو تو اطمینان کے ساتھ کھڑے ہو اور ٹھہر ٹھہر کر سورہ فاتحہ وغیرہ پڑھو۔ رکوع میں جاؤ تو تمہاری پیٹھ سیدھی ہو۔ اور آہستہ آہستہ تسبیح کرو۔ رکوع کے بعد کھڑے ہو تو آرام سے کھڑے ہو۔ اور کلمات مسنونہ دہراؤ سجدہ میں جاؤ۔ تو ٹھہر ٹھہر کر سبحان ربی الاعلیٰ کہو۔ یہ نہیں کہ اُدھر نماز شروع کی۔ اور اُدھر فوراً رکوع میں چلے گئے۔ پھر جلدی سے سر اُٹھایا اور سجدے میں گر گئے ایک دو دفعہ سجدہ میں سر مارا۔ تو پھر جلدی سے دوسری رکعت شروع کردی۔ یہ نماز نہیں بلکہ نماز کے ساتھ تمسخر ہے۔ تو نماز کو ٹھہر ٹھہر کر اور آہستگی سے ادا کرنے کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے لیکن قرآن کریم بتاتا ہے کہ جب خوف ہو۔ تو پھر تمہارے لئے نماز کو قصر کرلینا جائز ہے۔ یعنی اُسے چھوٹا کرنے اور جلدی جلدی ادا کرلینے کی ہماری طرف سے اجازت ہے۔ یوں عام حالات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ناجائز قرار دیا ہے۔ مگر جب لڑائی ہو رہی ہو۔ تو اس وقت قصر کرلینا جائز ہے۔ یعنی اُس وقت اگر انسان

جلدی جلدی نماز

پڑھ لے تو اُس کا یہ فعل اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب دشمن مسلمانوں پر حملہ آور ہو اور وہ اُن کے ملک پر قبضہ کرنا چاہتا ہو۔ تو چونکہ کسی اسلامی ملک پر دشمن کا قبضہ کرلینا ایک بڑی آفت ہے۔ اور نماز کو جلدی جلدی پڑھ لینا یا نماز کو مختصر کرلینا ایک چھوٹی آفت ہے اس لئے شریعت یہ کہتی ہے۔ کہ تم بڑی آفت کو نہ آنے دو۔ اور چھوٹی آفت کو برداشت کرلو۔ پھر آگے اس قصر کی اسلام نے کئی قسمیں بتائی ہیں۔ ایک قسم ایسی ہے جس میں صرف ایک رکعت نماز ہی پڑھی جاتی ہے۔ دو رکعتیں نہیں پڑھی جاتیں اور ایک قسم ایسی ہے جس میں ایک ایک رکعت جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ اور ایک ایک رکعت انفرادی طور پر ادا کی جاتی ہے پہلے آدھی فوج امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھتی ہے۔ پھر وہ چلی جاتی ہے۔ اور دوسری فوج اُس کی جگہ آکر ایک رکعت پڑھتی ہے اور باقی ایک ایک رکعت سپاہی اپنے اپنے طور پر ادا کر لیتے ہیں۔ اس قصر کے ساتھ خوف کا ہونا ایک لازمی شرط ہے۔ اگر خوف نہ ہو تو قصر کرنا جائز نہیں مثلاً

اسلامی لشکر

میدان جنگ میں ڈیرے ڈالے پڑا ہو۔ لیکن فرض کرو لڑائی نہیں ہورہی۔ تو اُس وقت جلدی جلدی نماز پڑھنے اور نماز کو قصر کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ بلکہ اُس وقت وہی قاعدہ جاری ہوگا۔ جو عام حالات میں جاری ہے۔ یعنی سفر کی حالت ہو۔ تو اُس وقت دو رکعت نماز پڑھی جائیگی۔ اور حضر کی حالت ہو۔ تو چار رکعت نماز پڑھی جائیگی۔ لیکن جب خوف کی حالت ہو۔ تو اس وقت قصر کرلینا جائز ہے۔ مثلاً اسلامی فوج کا ایک سپاہی دشمن کے حالات معلوم کرنے کے لئے گیا تھا۔ کہ اُس کا دشمن کو علم ہوگیا۔ وہ گھوڑے کو دوڑاتا ہوا واپس آرہا ہے۔ اور پچاس ساٹھ سپاہی اس کے تعاقب میں ہیں کہ راستہ میں نماز کا وقت آگیا۔ اب اگر وہ ٹھہر جاتا ہے۔ یا گھوڑے سے اُتر کر نماز پڑھنے لگ جاتا ہے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ پکڑا جائے گا۔ اور اسلامی لشکر اُن معلومات سے محروم ہوجائے گا۔ جن کے مہیا کرنے کے لئے اُسے بھجوایا گیا تھا پس چونکہ اُس کا اپنی جان بچا کر اسلامی لشکر میں پہنچنا ضروری ہے۔ اس لئے اُسے اجازت ہوگی۔ کہ

گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے

نماز پڑھتا چلا جائے۔ جس طرح بیمار آدمی لیٹے لیٹے نماز پڑھ لیتا ہے۔ یا بعض دفعہ اشاروں میں ہی نماز پڑھ لیتا ہے۔ اس طرح اُسے بھی اجازت ہوگی کہ جس طرح چاہے

نماز پڑھ لے

مثلاً گھوڑا دوڑاتے دوڑاتے نماز کے کلمات دُہراتا جائے۔ رکوع کا وقت آئے تو ذرا سا سر جھکا لے اور ایک دو دفعہ

جلدی جلدی سبحان ربی العظیم کہہ دے ذرا اور سر جھکا دے۔ تو اسے سجدہ سمجھ لے۔ اسی طرح جلدی جلدی نماز پڑھ کر فارغ ہو جائے۔ یہ بھی قصر ہے۔ جس کو ہماری شریعت نے خوف کی حالت میں جائز قرار دیا ہے۔ لیکن اگر وہ گھر میں اس طرح نماز پڑھے گا۔ تو اسکی نماز نہیں ہوگی۔ وہاں تو ذرا سا بھی سر جھکائے۔ تو رکوع ہو جائیگا۔ ذرا اور سر جھکائے تو سجدہ ہو جائے گا۔ لیکن

مسجد میں

آکر اگر کوئی شخص اس طرح نماز پڑھے گا۔ تو ہم اسے کہیں گے۔ کہ تیری نماز نہیں ہوئی۔ پس جس قصر کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے۔ اس کا تعلق صرف ان نمازوں کے ساتھ ہے۔ جو خوف کی حالتوں میں ادا کی جاتی ہیں۔ مثلاً لڑائی ہو رہی ہے۔ کفار تعاقب میں ہیں اور نماز کا وقت آگیا ہے۔ تو اس وقت نماز کو چھوٹے سے چھوٹا کرنا جائز ہوگا۔ اور پھر یہ بھی جائز ہوگا۔ کہ جس حالت میں انسان ہو۔ اسی حالت میں نماز پڑھ لے۔ مثلاً اگر ایک شخص گھوڑے پر سوار ہے۔ تو باوجود اس کے کہ اسکی ایک ٹانگ ایک طرف ہوگی۔ اور دوسری ٹانگ دوسری طرف۔ پھر بھی اس کی نماز ہو جائیگی۔ اور اس کا منہ قبلہ کی طرف نہیں ہوگا۔ تو پھر بھی نماز ہو جائیگی۔ ہاں اگر موقعہ مل سکے۔ تو نماز شروع کرتے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کر لیا جائے۔ پھر خواہ کسی طرف منہ ہو جائے۔ لیکن اگر گھر میں بغیر بیماری کے آرام کرسی پر بیٹھ کر کوئی شخص اپنی ایک ٹانگ کرسی کے ایک بازو پر رکھ لے۔ اور دوسری ٹانگ دوسرے بازو پر اور پھر نماز پڑھنا شروع کر دے۔ تو اسکی نماز نہیں ہوگی۔ یا مسجد میں وہ امام کے ساتھ صرف ایک رکعت نماز پڑھ کر آجائے۔ اور ایک رکعت گھر میں پڑھ لے۔ تو اسکی نماز نہیں ہوگی۔ غرض قرآن کریم نے جس نماز کے متعلق یہ کہا ہے۔ کہ تم قصر کر لو۔ وہ سفر کی نماز نہیں۔ بلکہ نمازِ خوف ہے۔ اور جو سفر کی نماز ہے۔ وہ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور بعض دوسرے صحابہؓ کی روایات سے ثابت ہے۔ وہ اتنی ہی ہے۔ جتنی کہ پہلے نماز فرض ہوئی تھی۔ ہاں ایک عرصہ کے بعد حضر میں اسے دگنی کر دیا گیا۔ پس سفر کی نماز جس کے متعلق ہم قصر کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ یہ درحقیقت قصر ہے ہی نہیں۔ یہ ایک غلط محاورہ ہے۔ جو لوگوں میں رائج ہو گیا ہے۔ اور ایسا ہی ہے جیسے کہتے ہیں ؎

برعکس نہند نام زنگی کافور

یعنی حبشی کا نام کسی نے کافور رکھ دیا تھا۔ حالانکہ کافور سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ اور حبشی کالے رنگ کا ہوتا ہے۔ بہرحال یہ ایک غلط نام پڑ گیا ہے۔ حقیقتاً جو

قرآن کریم سے

قصر ثابت ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ خوف کے وقت نماز کو اپنی مقررہ شکل سے بدل کر پڑھنا جائز ہے۔ چاہے انسان گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے پڑھ لے۔ چاہے اشارے سے پڑھ لے۔ چاہے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے۔ اور ایک رکعت اکیلے پڑھ لے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص دشمن کے سامنے بندوق تانے کھڑا ہو۔ اور نماز کا وقت آجائے۔ تو ایسی صورت میں اس کے لئے جائز ہوگا۔ کہ وہ بندوق بھی سنبھالے رکھے۔ دشمن پر فائر بھی کرتا جائے۔ اور نماز کی عبارتیں بھی دہراتا جائے۔ پس نمازِ قصر خوف کے وقت ہوتی ہے۔ اس کا کسی سفر سے تعلق نہیں۔ بلکہ یہ نماز قصر خوف کی حالت میں شہروں میں رہتے ہوئے بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ مثلاً فرض کرو۔ ایک ملک کی دوسرے ملک سے لڑائی ہو جاتی ہے۔ تو اس وقت

سرحدی شہروں یا دیہات

میں رہنے والے جو لوگ ہوں گے۔ ان کے لئے جائز ہوگا۔ کہ اگر زور کا حملہ ہو۔ تو وہ کھڑے کھڑے نماز کی عبارتیں بھی دہراتے چلے جائیں۔ اور ساتھ ہی دشمن پر گولیاں بھی برساتے جائیں۔ یا امام موجود ہو۔ تو ایک ایک رکعت اس کے پیچھے پڑھ لیں۔ اس صورت میں امام کی تو دو رکعتیں ہوں گی۔ اور ان کی ایک رکعت ہوگی۔ یہ قصر ہے جو خوف کی حالت میں جائز ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ سفر پر نہیں ہوں گے۔ پھر بھی ان کے لئے جائز ہوگا۔ کہ وہ اپنی نماز کو چھوٹا کر لیں۔ کیونکہ وہ خوف کی نماز ہے۔ اور خوف کے وقت جائز ہوتا ہے۔ کہ انسان اپنے حالات کے مطابق چاہے۔ تو کھڑے کھڑے نماز پڑھ لے۔ چاہے تو دوڑتے دوڑتے نماز پڑھ لے۔ چاہے تو اشاروں سے پڑھ لے۔ یا اسے موقع ملے تو ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھ لے۔ اور ایک رکعت الگ ادا کرے۔ یہ سب صورتیں جائز ہیں۔ اور شریعت نے خوف کی حالت میں ان کو جائز رکھا ہے

اصل بات یہ ہے کہ،

اسلام یہ چاہتا ہے

کہ انسان تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد خدا تعالیٰ کا نام ضرور لیا کرے۔ کیونکہ اس طرح اسکی محبت دل میں تازہ ہو جاتی ہے۔ جو شخص اپنے محبوب کو بھول جاتا ہے۔ اور اسکی یاد اپنے دل میں تازہ نہیں رکھتا وہ یہ دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کہ مجھے اپنے محبوب سے محبت ہے۔ سچی محبت ہمیشہ اپنے ساتھ بعض ظاہری علامات بھی رکھتی ہے۔ اور محبت کی ایک بڑی علامت یہ ہے کہ انسان اٹھتے بیٹھتے اپنے محبوب کا ذکر کرتا ہے۔ اور اسکی یاد اپنے دل میں تازہ رکھتا ہے۔ جب کوئی شخص اپنے کسی عزیز کو یاد کر لیتا ہی۔ تو اسکی محبت دل میں تازہ ہو جاتی ہے۔ اور اسکی صورت آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں المکتوب نصف الملاقات۔ یعنی جب انسان اپنے کسی دوست یا رشتہ دار کو خط لکھتا ہے۔ تو گویا وہ اس سے نصف ملاقات کر لیتا ہے۔ جب وہ السلام علیکم لکھتا ہے اور پھر اپنے حالات بتاتا ہے۔ اور اس کے حالات دریافت کرتا ہے۔ تو ایک رنگ میں وہ ایک دوسرے کے سامنے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی محبت تازہ ہو جاتی ہے۔ گویا جس طرح ملاقات سے آپس کے تعلقات بڑھتے ہیں۔ اسی طرح خط لکھنے سے بھی آپس کے تعلقات بڑھتے ہیں۔ اور خط لکھنا ملاقات کا قائم مقام ہو جاتا ہے۔ نماز بھی

خدا تعالےٰ کی ملاقات

کا ایک ذریعہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جب تم نماز پڑھو۔ تو اس طرح پڑھو۔ کانک تراہ گویا تم خدا تعالےٰ کو دیکھ رہے ہو۔ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ لیکن اگر تم کو اتنی روحانیت حاصل نہیں۔ کہ تم یہ سمجھو کہ ہم خدا تعالیٰ کو دیکھ رہے ہیں۔ تو کم از کم تم میں اتنا احساس تو ضرور ہونا چاہیئے کہ تم یہ سمجھ رہے ہو کہ خدا تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ غرض نماز کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کا وجود انسان کے سامنے آجاتا ہے۔ اسکی محبت تازہ ہو جاتی ہے۔ اور اس کا قرب انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ اور چونکہ نماز خدا تعالےٰ کی ملاقات کا ایک ذریعہ ہے۔ اس لئے اسلام نے یہ ضروری قرار دیا ہے۔ کہ انسان تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد خدا تعالیٰ کا نام لے اور نماز کے لئے کھڑا ہو جائے۔ خواہ جنگ ہو رہی ہو۔ دشمن گولیاں برسا رہا ہو۔ پانی کی طرح خون بہہ رہا ہو۔ پھر بھی اسلام یہ

فرض قرار دیتا ہے

کہ جب نماز کا وقت آجائے۔ تو اگر ممکن ہو۔ مومن اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائے۔ (نہایت خطرناک حملہ کی صورت میں وہ نمازیں جو جمع نہیں کی جا سکتیں ان کو بھی جمع کرنے کا حکم ہے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چار نمازیں جمع کی ہیں) بیشک جنگ کی وجہ سے نماز کی ظاہری شکل بدل جائیگی لیکن یہ جائز نہیں ہوگا۔ کہ نمازیں ناغہ کیا جائے۔ مگر آجکل مسلمانوں میں جہاں اور بہت سی خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں وہاں ان میں ایک یہ نقص بھی پیدا ہو گیا ہے۔ کہ وہ ریل میں آرام سے بیٹھے سفر کر رہے ہوں گے۔ مگر نماز نہیں پڑھیں گے۔ اور جب پوچھا جائے۔ کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ تو کہینگے سفر میں کپڑوں کے پاک ہونے کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ اس لئے ہم نماز نہیں پڑھتے۔ حالانکہ سفر تو الگ رہا۔ میرا عقیدہ تو یہ ہے۔ کہ اگر سر سے پیر تک کسی شخص کے کپڑے پیشاب میں ڈوبے ہوئے ہوں۔ اور اس کے پاس اور کپڑے نہ ہوں۔ جن کو وہ بدل سکے۔ اور نماز کا وقت آجائے۔ تو وہ انہی پیشاب آلودہ کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھ لے۔ یا اگر پردہ ہے۔ تو کپڑے اتار کر ننگے نماز پڑھ لے۔ اور یہ پرواہ نہ کرے۔ کہ اس کے کپڑے پاک نہیں۔ یا جسم پر کوئی کپڑا نہیں۔ کیونکہ نماز کی اصل غرض یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد خدا تعالیٰ کا نام لیا جائے۔ اور اس طرح

اسکی یاد

اپنے دل میں تازہ کی جائے۔ جس طرح گرمی کے موسم میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد انسان ایک ایک دو دو گھونٹ پانی پیتا رہتا ہے۔ تاکہ اس کا گلا تر رہے۔ اور اس کے جسم کو تراوت پہنچتی رہے۔ اسی طرح کفر اور بے ایمانی کی گرمی میں انسانی روح کو حلاوت اور تر و تازگی پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد نماز مقرر کی ہے۔ تاکہ وہ گرمی اسکی روح کو جھلس نہ دے۔ اور اسکی روحانی طاقتوں کو مضمحل نہ کر دے۔ خدا تعالیٰ کا نام لینے سے اسکی محبت تازہ ہو جاتی ہے۔ فرشتے قریب آتے ہیں۔ اور شیطان دور بھاگتا ہے۔ بے شک حکم یہی ہے۔ کہ کپڑے پاک رکھو۔ لیکن فرض کرو۔ کسی کے پاس اور کپڑے نہیں۔ تو پھر اس کے لئے یہ اجازت نہیں ہوگی۔ کہ وہ نماز نہ پڑھے۔ بلکہ اسے یہی کہا جائیگا۔ کہ خواہ تمہارے کپڑے گندے اور ناپاک ہیں۔ پھر بھی تم اپنی

گندے اور ناپاک کپڑوں

کے ساتھ نماز پڑھ لو۔ مثلاً کسی شخص کے پاس صرف ایک ہی تہہ بند ہے۔ اور اسے شبہ ہے۔ کہ وہ تہہ بند پاک نہیں رہا۔ تو اس کے متعلق شریعت کا یہ حکم نہیں ہوگا۔ کہ وہ نماز نہ پڑھے بلکہ اس کے متعلق حکم یہ ہوگا۔ کہ وہ اسی تہہ بند کے ساتھ نماز پڑھ لے کیونکہ کپڑوں کی پاکیزگی سے دل کی پاکیزگی بہرحال مقدم ہے۔ مگر ہمارے ملک میں لوگ کپڑوں کا تو خیال رکھتے ہیں۔ اور اپنے دل کو ناپاک ہونے دیتے ہیں۔ اگر ہم کپڑے کی ناپاکی کا خیال کر کے نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ تو اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ ہم کپڑے کو پاک کرنے کا تو خیال کرتے ہیں۔ لیکن اپنے دل کو پاک کرنے کا خیال نہیں کرتے۔ اور یہ سر سر حماقت ہی پس اس وقت جو کپڑا بھی میسر ہو۔ اسی کے ساتھ نماز پڑھ لینا جائز ہوگا۔ مگر یہ جائز نہیں ہوگا۔ کہ کپڑے کی ناپاکی کے خیال سے اپنے دل کو ناپاک کر لیا جائے۔ اور نماز کو چھوڑ دیا جائے۔ اسکی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے تمہارے کپڑوں پر مٹی لگ جائے تو تم اسے دھوتے ہو۔ لیکن دوسری طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ساری زمین کو میرے لئے مسجد بنا دیا ہے۔ گویا وہی مٹی جو کپڑوں پر لگ جائے۔ تو تم اسے صاف کرتے ہو۔ اسی کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز کے لئے پاک قرار دے دیا۔ اور فرمایا کہ اگر مسجد نہ ہو۔ تو تم مٹی پر نماز پڑھ لو۔ کیونکہ نماز ایک ایسی چیز ہے۔ جسے کسی صورت میں ترک نہیں کیا جا سکتا۔ یوں مٹی کپڑوں پر لگ جائے، تو انسان اسے دھونے کی کوشش کرتا ہے۔ بلکہ غریب سے غریب آدمی بھی ہفتہ عشرہ کے بعد اپنے کپڑوں کو ضرور دھوتا ہے۔ وہ کپڑے کیوں دھوتا ہے؟ اس لئے کہ مٹی کی وجہ سے وہ میلے ہو جاتے ہیں۔ پس کپڑے کی صفائی کے یہ معنی ہیں کہ ان پر مٹی پڑ گئی تھی۔ جسے دھو کر صاف کیا جاتا ہے۔ لیکن جب مسجد نہیں ملتی تو ہماری شریعت اُسی مٹی کو پاک قرار دے دیتی ہے اور کہتی ہے۔ کہ تم زمین پر جہاں چاہو۔ نماز پڑھ لو۔ پس نماز ایک

نہایت ہی اہم چیز

ہے اور دوسری تمام چیزیں اس کے تابع ہیں۔ بیشک اپنے کپڑوں کو صاف رکھو۔ بلکہ مومن کا فرض ہے کہ وہ اپنے کپڑوں کی صفائی کا خیال رکھے۔ اور ان کو ہر قسم کی غلاظت اور گندگی سے بچائے۔ لیکن اگر ایسا وقت آجائے۔ کہ کپڑے مشتبہ حالت میں ہوں۔ اور پانی نہ ہو جس سے انسان انہیں دھو سکے۔ یا نئے کپڑے نہ ہوں۔ جن کو تبدیل کر سکے۔ اور نماز کا وقت آجائے۔ تو پھر اس کا یہی فرض ہے۔ کہ انہی کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھ لے۔ اور کپڑوں کا خیال نہ کرے ؂

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ہالینڈ میں احمدی مجاہدین کے ذریعہ اسلام کی سربلندی

فضیلت اسلام پر تقاریر، نومسلم دوستوں کی تعلیم و تربیت - انفرادی ملاقاتیں

مختصر رپورٹ کارگذاری ہالینڈ مشن بابت جنوری ۱۹۵۱ء

از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر انچارج ہالینڈ مشن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہ جنوری میں تبلیغ کا کام جاری رہا۔ جس کی مختصر رپورٹ ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔

جلسۂ عام:۔ اس ماہ ہیگ میں ایک جلسہ عام کا انعقاد کیا گیا۔ جس کے لئے دلچسپی لینے والے احباب کو دعوت نامے بھیجے گئے۔ جلسہ ۱۸ جنوری کو منعقد کیا گیا۔ سب سے پہلے مولوی ابوبکر صاحب ایوب نے تلاوت قرآن مجید فرمائی۔ بعدہٗ ڈاکٹر خان سے حج کے متعلق مختصر سی تقریر فرمائی۔ آپ نے حج کی غرض و غایت فرماتے ہوئے کہا کہ وہاں جانے کا مقصود تسکین حاصل کرنا ہے۔ نیز انسان کو وہاں جانے سے قبل دوسرے اوقات پر بھی عمل کرنا ضروری ہے۔

ان کے بعد خاکسار نے اسلام کے موضوع پر تقریر کی جس میں اسلام کی تاریخ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے کچھ حالات بیان کرنے کے بعد اسلامی تعلیم کا خلاصہ بیان کیا۔

بعدہٗ مولوی ابوبکر صاحب ایوب مولوی فاضل نے انسانی پیدائش کی غرض و غایت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ ہم دنیا میں صرف لہو و لعب کیلئے نہیں پیدا کئے گئے نہ ہی کھانے پینے کیلئے اس میں تو تمام حیوان ہمارے ساتھ شریک ہیں۔ ہماری زندگی کا مقصد اعلیٰ خدا تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنا ہے۔

آپ کے بعد مسٹر انور خان وڈنگ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پڑھ کر سنائے۔ حاضرین نے نہایت ہی دلچسپی کے ساتھ جلسہ کی کارروائی کو سنا اور بعد میں سوالات کے موقعہ پر بعض نے سوالات کئے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ قریباً اڑھائی گھنٹہ تک جلسہ کی کارروائی جاری رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

(۲) اس ماہ ایمسٹرڈم میں بھی ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس کیلئے پہلے واقف احباب کی خدمت میں خطوط کے ذریعہ سے اطلاع کر دی گئی۔ یہ جلسہ بہت چھوٹے پیمانہ پر کیا گیا۔ تھوڑے سے احباب تشریف لائے۔ اور دو گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہا۔ بعض احباب نے کتب خریدیں اور دوبارہ جلسہ کرنے کے لئے درخواست کی۔ ان میں سے ایک صاحب خاص طور پر دلچسپی لے رہے ہیں اور ہمارے سلسلہ کی بعض کتب مطالعہ کر چکے ہیں اور بعض کتب کے مطالعہ میں مشغول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب "احمدیت" مطالعہ کیلئے بھیجی گئی۔ جسے پڑھنے کے بعد انہوں نے خاص طور پر ایک خط اسپرنٹو زبان میں لکھا اور بیان کیا کہ وہ بہت دیر سے سچائی کی تلاش میں تھے اور انہوں نے اس غرض کیلئے بہت سی کتب کا مطالعہ بھی کیا اور اکثر جلسوں میں شامل ہوتے رہے۔ مگر ان پر اس چھوٹی سی کتاب نے جو اثر کیا ہے وہ کسی کتاب نے نہیں کیا ان کے اصول کے مطابق بہت سی باتیں ان کی تسلی کا موجب ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اس بھائی کو صراط مستقیم دکھلا دے۔

۳۔ تربیتی میٹنگ:۔ اس ماہ ایک تربیتی میٹنگ کا انعقاد بھی ہوا۔ جس میں ہماری جماعت کے اکثر ممبران تشریف لائے۔ جن میں . . . . . . سے ایک ایمسٹرڈم سے میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے۔ بعض غیر مسلم احباب بھی اس میٹنگ میں شامل ہوئے۔ اس میٹنگ میں اسلام اور عیسائیت کے مختلف فیہ مسائل پر بحث کی گئی۔ تمام احباب نے نہایت دلچسپی کا اظہار کیا۔ تین گھنٹہ تک پروگرام جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے دوست تمام مختلف فیہ مسائل پر عیسائیوں کے ساتھ تبادلہ خیالات کر سکتے ہیں۔ الحمد للہ!

(۴) انفرادی تبلیغ:۔ انفرادی تبلیغ کا سلسلہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جاری رہا۔ بعض احباب مشن ہاؤس پر تشریف لائے اور تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ چنانچہ مسٹر ساڈتر دو دفعہ تشریف لائے اور ہر دفعہ تقریباً دو گھنٹہ تک گفتگو کرتے رہے۔ دو تین دفعہ حسن بھی تشریف لائے ایمسٹرڈم سے اور نوجوان معلومات حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے اور قریباً تین گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ جاتے ہوئے بعض کتب بھی خرید کر لے گئے۔ دوسروں کے ہاں جا کر بھی پیغام حق پہنچایا گیا۔ مولوی ابوبکر صاحب ایوب دو تین دفعہ ایک دوست کے ہاں گئے اور کافی دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ ایک دفعہ ہم دونوں مسٹر ہیگ کے ہاں گئے اور دو دفعہ مسٹر مونکا کے ہاں جا کر تبلیغ کی ایک دفعہ ہم دونوں مسٹر پرقسم کے ہاں گئے اور کچھ دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ ایک دن ایک عیسائی دوست نے خاص طور پر تبادلہ خیالات کے لئے بلایا اور قریباً تین گھنٹہ تک ان کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

ایک دفعہ مسٹر کتیک جرمنی جیریج کے ساتھ ملاقات کی اور دو گھنٹہ تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ انہوں نے ایک پروفیسر سے تعارف پیدا کروایا اور ایک دن پادری موصوف کے ساتھ پروفیسر ڈاکٹر فلیکے کے ہاں گیا۔ جہاں ڈیڑھ گھنٹہ تک موصوف سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ پروفیسر موصوف نے نہایت ہی دلچسپی کا اظہار کیا اور دوبارہ ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ اگرچہ پادری لوگ اسلام میں جلدی داخل نہیں ہو سکتے۔ تاہم ان کے ذریعہ خدا تعالیٰ دوسروں تک پیغام حق پہنچا رہا ہے۔

ایک دن ہم دونوں مسٹر سرڈکر کے ہاں گئے اور دو گھنٹہ تک گفتگو کرتے رہے "عورت کا درجہ اسلام میں" خاص طور پر زیر بحث رہا۔ ایک دن مسٹر نیو کے ہاں گئے اور گھنٹہ تک گفتگو کرنے کا موقعہ ملا دو دفعہ خاکسار مسٹر بیک کے ہاں گیا اور ہر دفعہ تین تین گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کا موقعہ ملتا رہا۔ ایک دفعہ پھر بھی مسٹر سٹر سے ملنے کے لئے گیا اور ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ ایک دفعہ مسٹر ساڈ کے ہاں جا کر ایک گھنٹہ تک تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ دو دفعہ مسز وخاست کے ہاں گیا اور ہر دفعہ ایک ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیاں تفصیل سے بتلائیں۔ انہیں "احمدیت" اور بعض دیگر کتب بھی مطالعہ کیلئے دیں۔ دو دفعہ مسٹر دسانت کے ہاں گیا اور کچھ دیر تک گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ دو دفعہ مسٹر ویون ملنے کے لئے آئے۔ اور بعض ضروری امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ دو دفعہ مسز سرس تشریف لائیں اور دو اڑھائی گھنٹہ تک گفتگو کرتی رہیں۔ یہ کیتھولک مذہب سے تعلق رکھتی ہیں اور بائبل خوب جانتی ہیں۔ مولوی ایوب صاحب بھی گفتگو میں حصہ لیتے رہے اب یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مصنفہ دیباچہ تفسیر القرآن کا مطالعہ کر رہی ہیں۔ اور بعض دیگر کتب پڑھ چکی ہیں۔ پرانے خیالات کا چھوڑنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے تاہم سچائی اثر کئے بغیر نہیں رہتی اب جب عقل کو کام میں لائیں تو ہمارے خیالات کی تصدیق کرتی ہیں۔ اور جب پرانے خیالات کا خیال آجاتا ہے تو پھر کہتی ہیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہزاروں سال کے عقائد جن پر عیسائیت کی بنیاد ہے باطل ثابت ہو جائیں۔ ان کے ایک رشتہ دار نوجوان احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ انہوں نے بتلایا کہ جب انہیں اپنے اس نومسلم رشتہ دار کے ذریعہ معلوم ہوا کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو وہ اس رات سو ہی نہ سکیں۔

دراصل یورپ کے عیسائیوں کی ساری امید ہی مسیح کی صلیبی موت سے وابستہ ہے۔ صلیبی موت ہی انہیں آگ کے عذاب سے بچانے کا موجب ہے اور اسی پر بھروسہ ہے۔ اور اب اگر انہیں بتلایا جائے کہ مسیح صلیب پر فوت ہی نہیں ہوئے تو ان کی تو دنیا ہی الٹ جاتی ہے۔ خصوصاً کیتھولک جو مذہب کے بہت پابند ہیں ہر گناہ کے بعد اپنے مذہبی راہنما کے سامنے جا کر توبہ کر لیتے ہیں جو کہ انکی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ اور لوگوں کو یقین ہو جاتا ہے کہ واقعہ میں ان کے گناہ معاف ہو گئے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اگر بتلایا جائے کہ آپ کے عقائد کی بنیادیں درست نہیں تو یقیناً انہیں بہت بڑا دھکا لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو عقائد باطلہ سے نجات بخشے اور انکی آنکھیں ہدایت کو قبول کرنے کے لئے کھول دے۔

دو دفعہ مسز رشیدہ کے ہاں جانے کا اتفاق ہوا اور انہیں بعض دینی مسائل بتلائے۔ مسٹر مصطفےٰ ہر جمعہ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لاتے رہے۔

ترجمہ قرآن مجید:۔ ترجمہ قرآن مجید کی نظر ثانی کا کام خدا تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے۔ اس ماہ قریباً دو پاروں کے ترجمہ پر نظر ثانی کی گئی جس کے لئے بہت سا وقت دیا جاتا رہا۔ دیباچہ قرآن مجید کا ترجمہ بھی ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کام کو جلد از جلد تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ لوگ بڑی شدت سے ترجمہ قرآن مجید کا انتظار کر رہے ہیں۔ جوں جوں ہماری تبلیغی مساعی پھیلتی جاتی ہیں توں توں ترجمہ کی ضرورت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور اکثر لوگ قرآن مجید پڑھنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں

"تحریکِ چندہ خاص"

نمائندگان جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے مشورہ اور متفقہ فیصلہ کے مطابق صدر انجمن احمدیہ قادیان کے غیر متوازی بجٹ کو پورا کرنے اور بہشتی مقبرہ کے گرد پختہ چاردیواری کی تعمیر کے لئے مبلغ ستر ہزار روپے (R. 70000) کی تحریک چندہ خاص کا معاملہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جسے حضور نے ازراہِ کرم منظور فرمالیا ہے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی موجودہ مشکلات اور بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنا جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کا فرض ہے۔ اسی طرح بہشتی مقبرہ کی پختہ دیوار کی تعمیر کے لئے تحریک چندہ خاص میں دنیا کے ہر احمدی کے لئے حصہ لینا ضروری ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ جملہ احباب جماعت ہائے ہندوستان کو اس سلسلہ میں فوری وعدہ جات بھجوانے کی تحریک کی جاتی ہے۔

احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کیلئے ضروری ہے کہ وہ کم ازکم اپنی نصف ماہ کی آمد کا وعدہ لکھوا کر اسے چھ ماہ کے اندر اندر ادا کردیں۔ جو دوست اپنے وعدہ جات یکمشت یا چھ ماہ سے قبل ادا کرسکتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ بلا تاخیر اپنے وعدہ جات کی ادائیگی فرما کر مرکز کی آواز پر عملی طور پر لبیک کہیں۔ تا تعمیر چاردیواری بہشتی مقبرہ کا کام جلد شروع کیا جاسکے۔ اور سلسلہ کے دیگر ضروری کاموں میں مالی مشکلات کی وجہ سے روک پیدا نہ ہو۔

جملہ عہدیداران وسکرٹریان مال کا فرض ہے۔ کہ وہ اس چندہ خاص کی تحریک کو جماعت کے ہر فرد تک پہنچا کر وعدوں کی فہرستیں آخر مارچ ۱۹۵۱ء تک نظارت ہذا میں بھجوادیں۔

عورتوں۔ بچوں۔ طالبعلموں اور ایسے احباب جن کی کوئی آمد نہ ہو۔ سے بھی حسب توفیق وعدے حاصل کرکے ان کو اس تحریک میں شامل کیا جائے۔ تا وہ بھی اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کے لئے ثواب سے محروم نہ رہیں۔

اسی طرح جملہ جماعت ہائے پاکستان ودیگر ممالک کے احمدی احباب کو بھی چاہیئے کہ وہ تعمیر پختہ دیوار مقبرہ بہشتی کے لئے حسب توفیق زیادہ سے زیادہ حصہ لیکر ثواب کے اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ بیرونی جماعتوں کے وعدہ جات کی فہرستیں بھی براہِ راست نظارت بیت المال قادیان میں وصول ہونی چاہئیں۔ اور وعدہ جات کی رقوم براہِ راست مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ برائے ادائیگی قادیان بھجوانی چاہئیں۔

مجھے امید ہے۔ کہ جماعت کا ہر فرد قربانی کے اس خاص موقعہ سے فائدہ اٹھائے گا۔ نہ صرف جماعتہائے ہندوستان کا ہر فرد تحریک چندہ خاص کی آواز پر لبیک کہیگا۔ بلکہ پاکستان اور دیگر بیرونی جماعتوں کے جملہ احباب بھی تعمیر پختہ دیوار بہشتی مقبرہ کیلئے حسب توفیق حصہ لیکر اس بات کا ثبوت دینگے۔ کہ وہ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

خدا تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ بڑی ذمہ واری رکھتا ہے

فرمایا:- (۱) "میں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ بڑی ذمہ واری رکھتا ہے تم ایک معمولی ہمسائے کیساتھ مقرر کئے ہوئے وعدے کو بھی نہیں بھلا سکتے۔ وہ جہاں بیٹھتا ہے۔ تمہیں تنگ کرتا ہے۔ وہ تمہیں سزا نہیں دے سکتا۔ وہ تمہیں گرفتار نہیں کر سکتا۔ وہ تمہیں ملک بدر نہیں کر سکتا۔ مگر اتنا ضرور کرتا ہے کہ جہاں مجلس ہوتی ہے وہ کہتا ہے۔ کہ اے فلاں صاحب آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ لیکن اسے پورا نہیں کیا۔ اور بعض اس قسم کے طعنوں پر خونریزی بھی ہو جاتی ہے۔ پھر تم حکومت سے کئے ہوئے وعدوں کو بھی بدل نہیں سکتے۔ جتنے قانون ہیں وہ گورنمنٹ سے وعدے ہی ہیں۔ ہمارے نمائندے جاتے ہیں۔ اور وہ حکومت سے ایک وعدہ کر آتے ہیں۔ اور وہی قانون ہوتا ہے۔ جس کی نافرمانی پر انسان سزا پاتا ہے۔ پس جب تم ایک معمولی ہمسائے کی سزا سے نہیں بچ سکتے۔ جب تم حکومت کی سزا سے نہیں بچ سکتے۔ تو تم خدا تعالیٰ کی سزا سے کس طرح بچ سکتے ہو"۔

(۲) "قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ وعدے جو خدا سے کئے جاتے ہیں۔ مسئول ہیں یعنی ان کے بارے میں جواب طلبی ہوگی"۔ آپ نے بھی تحریک جدید میں اللہ تعالیٰ سے ایک وعدہ کیا ہے اس کا بقایا اگر آپ کے ذمہ ہے۔ تو آپ کو یاد رہے۔ آپ نے اسکے ادا کرنے کا وعدہ نئے سال کا وعدہ پیش کرتے وقت دوبارہ تحریری عہد کیا تھا۔ کہ میں ۳۰ راپریل تک بقایا ادا کر دوں گا۔ چونکہ وقت قریب آرہا ہے۔ اس عہد کو وقت کے اندر پورا کرنے کا فکر فرمادیں۔ (وکیل المال)

(۳) "وہ آدمی جس نے وعدہ نہیں کیا۔ وہ کمزور ہے۔ اور خدا تعالیٰ اسے حقارت کی نظر سے دیکھے گا لیکن جس نے وعدہ کیا ہے۔ اور اسے پورا نہیں کیا۔ وہ مجرم ہے۔ اور خدا تعالیٰ اسے سزا دے گا۔ پس یہ وعدے معمولی چیز نہیں"

(۴) "اول تو یہی چیز افسوسناک ہے۔ کہ اتنا عظیم الشان کام اور اتنی معمولی قربانی۔ پھر اس سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ وعدوں کے پورا کرنے کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ یاد رکھو۔ تمہاری ذمہ داری رب سے پہلے ہے۔ بے شک جو بوجھ تم پر ڈالا گیا۔ وہ دوسروں پر نہیں ڈالا گیا۔ بے شک جو تکالیف خدا تعالیٰ کی خاطر تم نے اٹھائی ہیں۔ وہ دوسروں نے نہیں اٹھائیں۔ مگر یہ بھی یاد رکھو۔ جو کچھ تمہیں ملنے والا ہے۔ وہ دوسروں کو نہیں ملے گا۔ تم خدا تعالیٰ کی نظر میں السابقون الاولون میں سے ہو۔ خدا تعالیٰ نے السابقون الاولون کا انعام اور مقرر کیا ہے۔ اور دوسرے مومنوں کا اور مقرر کیا ہے۔ دوسرے مومنوں کے لئے خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ انہیں جنت ملے گی۔ نعماء ملیں گی۔ اور وہ آرام کی زندگی بسر کریں گے مگر خدا تعالیٰ نے السابقون الاولون کی نسبت فرمایا ہے۔ السابقون السابقون اولئک المقربون دوسرے مومن جنت میں ہوں گے۔ مختلف نعماء سے متمتع ہو رہے ہونگے۔ مگر سابقون میرے پاس عرش پر ہوں گے۔ ایک عاشق صادق کے نزدیک جنت خدا تعالیٰ کے عرش کے پائے کے پاس کھڑا ہونے کے مقابلہ میں کیا چیز ہے۔ وہ اتنی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ جتنی حیثیت ایک کھری اور سچی اشرفی کے مقابلہ میں ایک کھوٹا پیسہ رکھتا ہے"۔

(۵) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پڑھ کر وہ احباب جو بقایا دار ہیں۔ وہ ۳۰ راپریل تک ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور وہ جن کے ذمہ اس سال کا ہی چندہ ہے۔ وہ ۳۱ رمارچ تک ادا کرنے کے لئے ماحول پیدا کریں۔ کیونکہ ان کی ۳۱ مارچ تک کی ادائیگی انہیں سابقون الاولون میں داخل کرے گی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تقریب رخصتانہ

سیالکوٹ ۲۵ فروری:- مکرم خواجہ عبد الرحمٰن صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ کی دختر جمیلہ اختر کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کے تمام احباب کے علاوہ شہر بھر کے معززین رؤسا اور افسران اعلیٰ نے بھی اس تقریب میں شمولیت فرمائی۔ اور شام کے قریب برات گجرات واپس چلی گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ (منیر احمد رئیس)

اعلان منجانب دار القضاء

حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیر مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ترکہ کی شرعی تقسیم کے سلسلہ میں مرحوم کی بیوہ نے بتایا ہے۔ کہ مکرم مولوی عبد الکریم خان صاحب (داماد حضرت نیر صاحب) کے پاس جو ایک ہزار روپے مرحوم کے بطور قرض ہیں۔ وہ دراصل مرحوم کی بیوہ کے ہیں۔ مرحوم کے نہیں۔ جس کا اظہار حضرت نیر صاحب مرحوم نے دیتے وقت کرا دیا تھا۔ اور کہ اس کا علم مولوی عبد الکریم خان صاحب کے علاوہ اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو بھی ہے۔ سو مولوی عبد الکریم خان صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ ازراہ کرم مرحوم کی بیوہ کے اس بیان کی تصدیق یا تردید لکھ بھیجیں۔ اگر ایک ماہ تک جواب نہ آیا تو یہ بیان درست تسلیم کر کے فیصلہ کیا جا سکے گا۔

(ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

اطلاع منجانب دار القضاء

مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب ورک ساکن دھاریوال ضلع سیالکوٹ نے مکرم سید محمود احمد صاحب ٹھیکیدار بھٹہ ساکن کوٹ رکن الدین صاحب قصور کے خلاف مالی مطالبہ پر مشتمل ایک درخواست بابت دے رکھی ہے۔ چونکہ ان کو معمولی طریق سے اطلاع دینے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لئے بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اس تنازعہ کے تصفیہ کے لئے مورخہ ۲۶ تاریخ ۵۱ء بوقت ۱۰ بجے صبح احمدیہ دار القضاء ربوہ میں پہنچ جائیں۔ اس دن بہرحال سماعت ہوگی۔

(ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

وفات

عزیزہ مبارکہ سلطانہ بنت شیخ محمد نذیر صاحب فاروقی ریٹائرڈ ضلعدار بہاولپور بقضاء الٰہی ایک ماہ بعارضہ ٹائیفائڈ بخار بیمار رہ کر داغ مفارقت دے گئی ہے مرحومہ نہایت پیاری اور سلیم الطبع بچی تھی۔ احباب سے درخواست ہے کہ عزیزہ مرحومہ کے بلندی درجات اور والدین اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کی درخواست ہے (شیخ روشن دین تنویر)

تعلیم الاسلام کالج نے نامساعد حالات اور بے پناہ مشکلات کے باوجود ہر شعبہ میں نمایاں ترقی کی ہے

یہ مہاجر ادارہ قوم کے ہونہار و غریب بچوں کے لئے ایک مستقل سہارے کا کام دے رہا ہے

تقسیم اسناد و تقسیم انعامات کی سالانہ تقریب کے موقعہ پر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

(اسٹاف رپورٹر)

لاہور ۵ مارچ۔ کل شام جلسہ تقسیم اسناد و تقسیم انعامات کی تقریب میں تعلیم الاسلام کالج کی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے کالج کے پرنسپل مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) نے ان مشکلات اور نامساعد حالات پر بھی روشنی ڈالی جن میں سے یہ مہاجر ادارہ آجکل گذر رہا ہے۔ آپ نے آمد و خرچ کے موٹے موٹے اعداد و شمار بیان کرنے کے بعد بتایا کہ گذشتہ چار سال میں کالج پر تین لاکھ سے کچھ زائد رقم خرچ کی گئی۔ اور اس کے بالمقابل حکومت کی طرف سے صرف بارہ ہزار تین سو سولہ روپے کی رقم امداد کے طور پر ملی۔ علاوہ ازیں جبکہ کالج کی موجودہ عمارت کو اس قابل بنانے پر کہ وہ ایک معیاری درسگاہ کے لئے کفایت کر سکے۔ لاکھوں روپیہ صرف کیا جا چکا ہے ایک مقامی ادارہ اس کوشش میں ہے کہ اس مہاجر ادارے کو عمارت سے بے دخل کرا دے اور اس کی محنت کے پھل سے خود فائدہ اٹھائے۔

آپ نے مذکورہ مقامی ساکھی ادارے کی اس قابل اعتراض روش پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے قرآن مجید کی روشنی میں حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے پیش ہونے والے دو گروہوں کا وہ واقعہ بھی بیان کیا جس میں ایک بھائی ننانوے دنبیاں رکھنے کے باوجود اپنے غریب بھائی سے جس کے پاس صرف ایک ہی دنبی ہے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ایک دنبی بھی اس کے حوالے کر دے اور حضرت داؤد علیہ السلام اس ناانصافی کو ظلم قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ کوئی نئی بات نہیں۔ اکثر شراکت والے اور ساکھی ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہی رہتے ہیں۔ سوائے ان کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے عمل صالح کیا۔ مگر ایسے لوگ کم ملتے ہیں"

یہ پر اثر واقعہ بیان کرنے کے بعد آپ نے کہا۔ ہمارے پاس اب بجز اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ ہم خدا پر توکل کرتے ہوئے اس معاملے کو اس پر ہی چھوڑ دیں اور دیکھیں کہ اس کی تقدیر کس رنگ میں ظاہر ہوتی ہے

کالج ہال میں نہایت سادہ اور مؤثر طریق پر پہلے تقسیم اسناد کی تقریب عمل میں آئی۔ اس کے بعد خان بہادر ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کی صدارت میں جلسہ تقسیم انعامات شروع ہوا۔ اور پرنسپل کی طرف سے سالانہ رپورٹ پیش ہو جانے کے بعد صدر جلسہ نے مستحق طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔

ہمہ گیر ترقی

اپنی رپورٹ میں بہت سی مشکلات کا ذکر کرنے کے بعد پرنسپل صاحب نے فرمایا۔ ایسے نامساعد حالات میں بھی کالج نے بفضلہ تعالیٰ ہر شعبہ میں نمایاں ترقی کی ہے بالخصوص جملہ امتحانات میں اس کے نتائج ہمیشہ ہی یونیورسٹی کی اوسط سے بڑھ کر رہے ہیں۔ مزید برآں آپ نے تعلیم و تربیت صحت جسمانی اور علمی و مجلسی مشاغل میں کالج کی ہمہ گیر دلچسپی اور کامیاب جدوجہد پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ کوئی ایک شعبہ بھی ایسا نہیں ہے جس میں اس مہاجر اور مشکلات سے گھرے ہوئے ادارے کے طلباء پیش پیش نہ ہوں۔ البتہ غیر مطمئن حالات کی وجہ سے ترقی کی بہت سی تجاویز اور سکیمیں شرمندہ معنی نہ ہو سکیں کیونکہ ایسے نامساعد حالات کا ترقی کی رفتار پر اثر انداز ہونا ایک قدرتی امر تھا۔

نمایاں خصوصیات

کالج کی نمایاں خصوصیات کے ضمن میں آپ نے وظائف و رعایات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اس وقت قریباً ایک سو آٹھ طالب علم فیس کی رعایت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور پچپن طالب علم ایسے ہیں جن کی مختلف قسم کے تعلیمی وظائف کے ذریعہ امداد کی جا رہی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو اس قسم کی مراعات سے فائدہ اٹھانے والوں کی اوسط پچاس فی صدی سے بھی زائد نکلتی ہے۔ آپ نے مزید فرمایا ہم کیوں نہ یہ امداد بہم پہنچائیں۔ جبکہ کم تنخواہ پانے والے معذور لاچار ماں باپ کے ہونہار بچے قوم کے مستقبل کے ستون درسگاہ و امراء سے مایوس ہو کر ہمارے پاس آتے ہیں۔ اس درسگاہ میں انہیں اپنی تعلیمی امنگوں کی تکمیل کے لئے سہارا ملتا ہے۔

خالص اسلامی ماحول

تقسیم انعامات سے قبل تقسیم اسناد کی تقریب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کی زیر صدارت خالص اسلامی ماحول میں نہایت سادہ اور باوقار طریق پر ادا کی گئی۔ جس میں صدر انجمن احمدیہ کے ممبران پنجاب کے ماہرین تعلیم اقتصادی کمیشن کی امروزہ کانفرنس میں شریک ہونے والے انڈونیشی وفد کے اراکین اور دیگر معززین شہر کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ یہ تقریب مغربی تہذیب اور مروجہ دستور کے خلاف اسلامی آداب مجلس کی جیتی جاگتی تصویر تھی۔ جہاں تقریب کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا۔ اور اختتام پر دعا کی گئی۔ وہاں دوران جلسہ میں اظہار تحسین کے مواقع پر تالیوں کی بجائے الحمد للہ سبحان اور بارک اللہ کے مبارک کلمات دہرا کر خوشی کا اظہار کیا گیا۔

سڈنی ۵ مارچ۔ گذشتہ　　　طور پر بتایا گیا کہ آسٹریلوی حکومت آسٹریلیا میں ایٹم بم بنانے کا کارخانہ قائم کرنے کے امکانات کا ابتدائی جائزہ لے رہی ہے۔

انتخابات کے متعلق مختلف احمدی جماعتوں کی طرف سے

مسلم لیگ کی مدد کرنے کا فیصلہ

سیالکوٹ شہر:- جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے متفقہ طور پر مسلم لیگ کے امیدوار خواجہ محمد صفدر صاحب ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ مسلم لیگ کو ووٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے (جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ)

ڈسکہ:- حلقہ امارت جماعت ہائے احمدیہ ڈسکہ نے اپنے حلقہ کے مسلم لیگی امیدوار چوہدری عبد الغنی صاحب کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (نائب امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ)

حافظ آباد:- حافظ آباد (ضلع گوجرانوالہ) کے انتخابی حلقے سے تعلق رکھنے والی نو احمدی جماعتوں نے متفقہ طور پر مسلم لیگ کے امیدوار کے حق میں ووٹ دینے کا فیصلہ کیا۔

(سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ حافظ آباد)

حلقہ تھانہ کنجاہ (ضلع گجرات) جماعت ہائے احمدیہ حلقہ تھانہ کنجاہ ضلع گجرات نے باہمی مشورہ سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مسلم لیگ کے امیدوار چوہدری محمد احسن صاحب کو ووٹ دیئے جائیں (امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات)

ماڈل ٹاؤن لاہور:- ماڈل ٹاؤن کے احمدی ووٹران نے فیصلہ کیا ہے حلقہ نمبر ۳ میں مسلم لیگ کے حق میں رائے دی جائے　　(جنرل سیکرٹری)

گوجرہ ضلع لائلپور:- گوجرہ کے حلقہ انتخاب سے تعلق رکھنے والے احمدیوں نے متفقہ طور پر مسلم لیگ کے امیدوار چوہدری محمد زمان صاحب کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا ہے (پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گوجرہ)

مسئلہ کشمیر کی اہمیت کو محسوس نہیں کیا گیا (چوہدری محمد ظفر اللہ خاں)

اینگلو امریکی قرارداد پر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا تبصرہ

نیویارک۔ ۵ مارچ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کشمیر کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کی مشترکہ قرارداد پر پھر یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ اس میں کشمیر کے مسئلہ کی اہمیت اور اس کے فوری حل کی ضرورت پر پوری توجہ نہیں دی گئی۔

کولمبیا براڈکاسٹنگ سسٹم نے کل نیویارک سے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا ایک انٹرویو نشر کیا چوہدری صاحب نے اینگلو امریکن قرارداد پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ ریاست سے اپنی فوجیں ہٹانے سے ہندوستان کے انکار کی وجہ سے اس مسئلہ کو حل کرنے کی راہ میں مشکلات حائل ہو گئی ہیں۔ قرارداد میں واضح طور پر اس امر کی اہمیت پر زور نہیں دیا گیا۔ کہ استصواب سے قبل ریاست سے ہندوستان کی تمام فوجیں واپس بلالی جائیں۔ کیونکہ جب تک ہندوستانی فوج ریاست میں مقیم رہے گی۔ اس وقت تک آزاد غیر جانبدارانہ اور منصفانہ رائے شماری ناممکن ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ نے اس تجویز کا خیر مقدم کیا ہے کہ ریاست کی سلامتی کے پیش نظر استصواب رائے کے دوران میں ریاست میں اقوام متحدہ کی فوجیں متعین کی جائیں۔

چودھری ظفر اللہ خاں نے اس امر پر افسوس ظاہر کیا۔ کہ قرارداد میں کشمیر کے جھگڑے کو حل کرنے کی طرف پوری طرح توجہ نہیں دی گئی۔ اور ریاست کی جغرافیائی پوزیشن کو نظر انداز کر دیا گیا۔ انہوں نے اس امر کی نشان دہی کرائی کہ کشمیر کی سرحدیں روس چین۔ تبت اور افغانستان سے ملتی ہیں جس کی وجہ سے اس کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔

چودھری صاحب نے کہا کہ مسئلہ کشمیر صرف ایک ایشیائی مسئلہ ہی نہیں بلکہ اسے غیر ایشیائی مسائل میں بھی اتنی ہی اہمیت حاصل ہے۔ جتنی کہ ایشیائی مسائل میں۔